96466 ـ دو بار عمره كيا اور بالوں كا كچھ حصہ ہی كٹوانے پري اكتفا كيا

سوال

میں نے اپنے گھر والوں كے ساتھ دو بار عمرہ كيا پہلا عمرہ تقريبا سات برس قبل اور دوسرا پچھلے برس، اور بال منڈانے اور كٹوانے كے بارہ ميں مجھے لگتا ہے كہ والد صاحب اس فتوى كو ليتے تھے جو تھوڑے بال كٹوانے كو جائز قرار ديتا ہے، اور ہم نے دونوں بار ايسا ہى كيا، تھوڑے سے بال دائيں اور تھوڑے سے بائيں جانب اور كچھ پچھلى جانب سے لے كر كاٹ ديے، ہم نے پورے سر كے بال نہيں كٹوائے تھے.
ميں نے سوال نمبر (10713) كا مطالعہ كيا كہ جس نے جہالت كى بنا پر ايسا كيا وہ احرام باندھ كر فورا بال كٹوائے، ليكن ميں نے دو بار اسى طرح بال كٹوائے ہيں، اب اگر ميں معاملہ كو صحيح كرنا چاہوں تو اس حالت ميں مجھے كيا كرنا چاہيے، يہ علم ميں رہے كہ مجھے ياد ہے كہ ميں نے بھى حج اور عمرہ كے فتاوى ميں سنا تھا كہ كچھ بال كٹوانے جائز ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

عمرہ كرنے والے كے ليے اپنے سر كے كو منڈانا يا بال چھوٹے كروانا واجب ہيں، اور منڈانا افضل ہے، اور اس كے ليے سارے سر كے عمومى بال كٹوانے يا منڈانے لازم ہيں، راجح قول كے مطابق سر كے بعض حصوں سے بالوں پر اقتصار كرنا كافى نہيں، امام مالك اور احمد كا يہى مسلك ہے.

اور امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كا مسلك ہے كہ سر كے چوتھائى حصہ پراقتصار كرنا كفائت كر جائيگا.

اور امام شافعى رحمہ اللہ كہتے ہيں كہ: كم از كم تين بال كٹوانے يا منڈانے كفائت كر جائينگے.

اور ان سب كے ہاں افضليت ميں كوئى اختلاف نہيں كہ سر كے سب بال منڈانے بال چھوٹے كروانے سے افضل ہيں، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اپنے سروں كو منڈاتے ہوئے اور سر كے بال كترواتے ہوئے .

اور راس سارے سارے كا نام ہے، اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے سارے سر كو منڈايا تھا.

دیکھیں: الموسوعة الفقھیة (18 / 98).

مالکی اور حنبلی حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سارا سر منڈایا تھا، جو کہ مطلقا سر منڈانے کے امر کی تفسیر ہے، اس لیے اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سر کے بال کٹانے یا منڈانا سب بالوں کو لازم ہیں، اور اسی طرح عورت بھی، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے، اور امام مالك کا بھی یہی قول ہے، اور امام احمد سے مروی ہے کہ بعض حصہ بھی کفائت کر جائیگا...

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تین بال کٹوانے کفائت کر جائیگا، اور ابن منذر نے یہ اختیار کیا ہے کہ جس پر تقصیر یعنی بال چھوٹے کروانا صادق آئے وہ کفائت کریگا؛ کیونکہ الفاظ اسے شامل ہونگے، اور سارے سر کے بال کو شامل ہونے کے وجوب کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

سروں کو منڈاتے ہوئے .

اور یہ سارے سر کو عام ہے، اور اس لیے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سارا سر منڈایا تھا، جو کہ مطلق امر کی تفسیر ہے اس لیے اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے " انتہی بتصرف.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 196).

اور فقہ مالکی کی کتاب " تاج الاکلیل " میں درج ہے:

" اور جس نے اپنا سر منڈایا یا بال چھوٹے کروائے تو وہ سارے سر کے عمومی بالوں کو کرائے، اور کچھ بالوں پراقتصار کرنا کفائت نہیں کریگا " انتہی.

دیکھیں: تاج الاکلیل (4 / 181).

لیکن جس نے کسی دوسرے کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے کچھ بالوں پر اقتصار کرتے ہوئے انہیں کٹوایا تو اس پر کوئی حرج نہیں، اور اب اس پر کچھ لازم نہیں آتا، کیونکہ یہ اجتھادی مسائل میں شامل ہوتا ہے جس میں علماء کا اختلاف ہے، اس بنا پر آپ پر سلے ہوئےکپڑے اتارنا اور سر کے بال منڈانے یا کتروانے کا اعادہ کرنا لازم نہیں.

اور آپ پر لازم آتا ہے کہ آئندہ عمرہ یا حج میں اپنے پورے سر کو منڈائیں یا سارے سر کے بال کٹوائیں.

واللہ اعلم .